اور برے کام کرنے والوں پر آفتیں ٹوٹ جایا کرتیں تو پھر کون ایسا احمق تھا کہ برائی اختیار کرتا اور بھلائی سے منہ موڑتا۔ پھر تو کامیابی آسان اور ناکامی دشوار ہوتی، جزا سستی اور سزا مہنگی ہو جاتی، انعام مفت ملتا اور عذاب پانے کے لئے محنت کرنی پڑتی۔

کیا اس کے بعد دُنیا کی اس امتحان گاہ میں انسان کو بھیجنے کا کوئی فائدہ تھا؟ اور کیا اس کے بعد نیک انسانوں کی نیکی کسی قدر و قیمت کی مستحق قرار پا سکتی تھی ——— جبکہ ان کو نیکی کے راستے طے کرنے کے لئے قالین بچھا کے دیئے گئے ہوں؟ ——— درحقیقت اگر ایسا ہوتا تو جنت کے بجائے جہنم کی طرف جانے والے زیادہ قابلِ قدر ہوتے!

آپ کا یہ سوال ایک اور لحاظ سے بھی عجیب ہے۔ آپ شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ لوگوں کے راہِ راست پر آنے سے اللہ تعالیٰ کی کوئی اپنی غرض اٹکی ہوئی ہے۔ اس غلط فہمی کی بنا پر آپ پوچھتے ہیں کہ اگر راہِ راست شقتوں اور آزمائشوں سے بھری ہوئی ہے تو دنیا اس راہ پر آئے گی ہی کیوں لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ راہِ راست اختیار کرنے میں لوگوں کا اپنا فائدہ ہے، نہ کہ خدا کا، اور اس کے خلاف چلنے میں لوگوں کا اپنا نقصان ہے نہ کہ خدا کا! خدا نے انسان کے سامنے دو صورتیں رکھ دی ہیں اور اسے اختیار دے دیا ہے کہ ان میں سے جسے چاہے انتخاب کر لے۔ ایک یہ کہ وہ اس زندگی کے چند روزہ مزوں کو ترجیح دے کر آخرت کا ابدی عذاب قبول کر لے، دوسرے یہ کہ وہ آخرت کی بے پایاں راحت و مسرت کی خاطر ان تکلیفوں کو گوارا کیے جو دین و اخلاق کے ضابطوں کی پابندی کرنے میں لامحالہ پیش آتی ہیں۔ لوگوں کا جی چاہے تو وہ پہلی صورت کو پسند کریں۔ اگر ساری دُنیا مل کر بھی اپنے انتخاب میں یہ غلطی کر گزرے تو خدا کا کچھ نہ بگاڑے گی۔ خدا اس سے بے نیاز ہے کہ لوگوں کے صحیح انتخابِ راہ سے اس کا کوئی مفاد وابستہ ہو۔

ہمیشہ سفر میں رہنے والوں کے لئے حکمِ قصر

سوال[1]: سفر کی حالت میں نماز کو قصر کرنا چاہیئے بلکہ اس رخصت سے فائدہ نہ اٹھانا بعض کے نزدیک تو

---

[1] سائل کی حسبِ خواہش سوال و جواب کو مولانا ابوالاعلیٰ مودودی [illegible] کی خدمت میں پیش کیا گیا اور انھوں نے اس پر ذیل کے الفاظ میں اپنی رائے ظاہر کی "جو لوگ اپنی ملازمت یا کاروبار کے سلسلے میں دائماً سفر میں رہتے ہیں وہ مسافر کی تعریف سے خارج نہیں ہو جاتے اور نہ ان رعایات سے محروم کئے جا سکتے ہیں جو شریعت نے مسافروں کے لئے رکھی ہیں"۔ (ن۔ ص)